تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

April, 11, 2025

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ہندوستان کی اولین پریس فوٹو گرافر خاتون محترمہ ویراولا کی تصاویر کی نمائش کی میزبانی کی

پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے جامعہ کے پریم چند آرکائیو اینڈ لٹریری سینٹر (جے پی اے ایل سی) میں آٹھ اپریل دو ہزار پچیس کو ہندوستان کی اولین پریس فوٹو گرافر ہمائی ویراولا کی تصاویر کی نمائش کا افتتاح کیا۔ محترمہ ووبراولا نے انیس سو تیس کی دہائی سے انیس سو ستر کی دہائی تک بطور پروفیشنل فوٹو گرافر اپنی خدمات انجام دی ہیں۔ نمائش میں چار دہائیوں کو محیط ان کی انتہائی اہم تصاویر کو رکھا گیا ہے۔

پروفیسر مظہر آصف نے نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے جس میں مختلف شعبوں اور مراکز کے طلبہ اور اساتذہ شریک تھے کہا کہ محترمہ ویراولا کی زندگی سے بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے اور مختلف علوم کے اسکالروں سے کہا کہ نمائش میں آکر ممتاز پریس فوٹو گرافر کے کام کو دیکھنا چاہیے۔

ہمائی ویراولا گجرات کے نوساری میں ایک مجوسی خانوادے میں انیس سو تیرہ میں پیدا ہوئیں۔ وہ تیرہ برس کی تھیں جب ان کی ملاقات مانک شا سے ہوئی جو بعد میں ان کے خاوند اور قریب ترین ساتھی ہوئے انھوں نے انھیں فوٹو گرافی سے روشناس کرایا۔ اس زمانے میں خاتون پیشہ ور فوٹو گرافر کو آسانی سے قبول نہیں کیا جاتا تھا اس لیے ان کی پیشہ ورانہ فوٹو گرافی کے اوائل دور کی تصاویر مانک شا کے نام سے جام جمشید، بومبے کرونیکل اور السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا جیسے رسالوں میں چھپتی تھیں۔ انیس سو بیالیس میں یہ جوڑا برٹش انفارمیشن سروسیز جو بعد میں برٹش ہائی کمیشن ہوگیا تھا اس کے لیے کام کے سلسلے میں دہلی منتقل ہوگیا۔ ہمائی ویراولا صرف اس لیے غیر معمولی اہمیت کی حامل نہیں ہیں کہ وہ مردوں سے بھرے پورے پیشے میں تنہا پروفیشنل خاتون ہیں بلکہ اس لیے بھی کہ ان کی فوٹو گرافی کا انداز منفرد اور جداگانہ ہے۔ ان کا کیریئر کا اثر اس بات میں بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ وزیر داخلہ سردار پٹیل نے نئے قائم شدہ پریس انفارمیشن بیورو میں فوٹو گرافروں کے جو اشتہار شائع کیا اس میں 'خواتین اہل' ہیں کے دو الفاظ بھی جوڑے۔

دہلی میں اپنی ملازمت کی تین دہائیوں کے دوران انھوں نے انگریزی سرکار کے آخری دنوں, نئی جمہوریہ کی زندگی کیا ہم واقعات اور عوام کی روزمرہ کی زندگیوں کو اپنے کیمرے کی آنکھوں سے قید کیا۔ نمائش میں سب سے پہلے دہلی کی تین مشہور تصاویر ہیں جن میں انڈیا گیٹ کے اوپر سے ویراولا کی لی ہوئی دوسرے یوم جمہوریہ کی پریڈ کی فضائی تصویر بھی شامل ہے۔ اس کے بعد

نمائش میں سب سے زیادہ جگہ مہاتما گاندھی کی آخری رسومات سے متعلق تصاویر کے لیے وقف ہے۔ وہ تصویریں بھی ہیں جن میں گاندھی خان عبدالغفار کے ساتھ تاریخی ملاقات کے لیے ٹہلتے ہوئے ہیں اسی طرح ایک اور تصویر ہے جس میں سابق وزیراعظم لال بہادر شاستری ڈاکٹر ذاکر حسین کے ساتھ ایوان کی طرف جا رہے ہیں۔

فوٹوگرافی سے رضا کارانہ سبکدوشی کے بعد ویراولا عوام کی یادداشت سے محو ہوگئیں۔ انیس سونوے کی دہائی کے وسط میں دستاویزی فلم ساز اور اے جے کے ماس کمیونی کیشن رسرچ سینٹر، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں استاد سبینا گاڑیہو کے خواتین فوٹوگرافروں کی تاریخ پر تحقیق کرتے ہوئے ایک دوسری خاتون فوٹوگرافر کی رہنمائی پر ویراولا تک پہنچیں۔ محترمہ ویراولا پر، وفیسر گاڑی ہوکے کی پندرہ برسوں کی تحقیق جاری تھی جس میں باتصویر سوانح کے ساتھ ساتھ محترمہ ویراولا کی غیر معمولی فوٹوگرافوں کو عام کرنا شامل ہے۔ پروفیسر گاڑیہو کے کے ذاتی کلیکشن کی تصاویر اور یادگاروں اور نشانیوں کی مدد سے یہ نمائش تیار کی گئی ہے۔

یہ نمائش تیس اپریل دو ہزار پچیس تک جاری رہے گی اور اس میں محترمہ ویراولا کی خدمات کو محفوظ رکھے جانے کی قدر کے سلسلے میں ایک تصویری لیکچر طلبہ کی رہنمائی کے لیے ہوگا۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی